بانی درس نظامی ۔ ملا نظام الدین سہالوی رحمہ اللہ

مولانا مجیب اثر

خانوادہ علماء فرنگی محل، غالباً دنیا کا تنہا خاندان ہے جس میں کم از کم ایک ہزار سال سے نہ صرف پڑھے لکھے لوگ بلکہ نابغہ روزگار علما پیدا ہوتے رہے، جنہوں نے مختلف زمانوں میں اہم علمی خدمات انجام دیں اور اس خاندان کا سلسلہ نسب مشہور صحابی اور میزبان رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوایوب خزرجی انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچتا ہے۔

فرنگی محل کی خاندانی روایت کے مطابق اس خاندان کے اجداد، موضع برناوا ضلع میرٹھ سے سہالی ضلع بارہ بنکی سے ہوتے ہوئے لکھنو آئے۔

خاندانی پس منظر:......اس خاندان کے ایک بزرگ قطب عالم خواجہ علاء الدین انصاری ہروی خراسان سے ہندوستان آنے کے بعد اپنے ہم نام مخدوم علاء الدین برناوی کے آخری زمانے میں یا اس کے کچھ عرصہ بعد اپنے اجدادی عزیزوں کے پاس برناوا میں مقیم ہوئے اور وہیں انتقال ہوا۔

ان کے بیٹے شیخ نظام الدین انصاری برناوا سے موجودہ ضلع بارہ بنکی کے قصبہ سہالی آگئے اور وہیں انتقال ہوا اور سہالی کے قریب ایک مقام روضہ میں مدفون ہوئے۔

شیخ نظام الدین کے بعد سہالی علم وعمل وفن کا مرکز بن گیا اور ان کی آٹھویں پشت میں مشہور زمانہ عالم ملا قطب الدین شہید ہوئے جن کے متعلق علامہ غلام علی آزاد بلگرامی فرماتے ہیں:

’’ملا قطب الدین شہید امام اساتذہ ومقتدی جہاندیدہ است، معدن عقلیات ومخزن تعلیمات ا قطب الدین عمرہا انجمن درس آراست وجہان جہاں ارباب تحصیل را بپایہ تکمیل رساند، امروز سلسلہ استفادہ اکثر علما کشور ہندوستان بہ او منتہی می شود۔‘‘

یہی ملا قطب الدین شہید خانوادہ علمائے فرنگی محل کے جد امجد ہیں اور انہیں کے چاروں بیٹے یا ان کی اولادوں

نے مشعل علم کو اس طرح روشن کیا کہ آٹھ پشتوں تک سارے ہندوستان میں اس کی روشنی پھیلتی رہی اور ہر نسل میں ایک سے زیادہ ایسے عالم پیدا ہوتے رہے جنہیں بجا طور پر نابغہ روزگار کہا جاسکتا ہے اور جن کے علم کی روشنی نے نہ صرف ہندوستان کو بلکہ اسلامی دنیا کے دوسرے حصوں بالخصوص پاکستان کو بھی منور کیا اور آج بھی یہ سلسلہ جاری ہے، اگر چہ علم کی نوعیت بہت حد تک بدل چکی ہے۔

ملا قطب الدین رحمہ اللہ علیہ کی شہادت (19 رجب 1104ھ مطابق مارچ 1692ء) کے بعد شہنشاہ عالمگیر کے حکم سے ملا شہید کی اولاد کے قیام کے لئے ان کے دونوں بڑے بیٹوں ملا اسعد کو لکھن میں احاطہ چراغ بیگ میں ایک تیل اور گھوڑوں کے یورپین تاجر کی چھوڑی ہوئی خالی عمارت جو فرنگی محل کے نام سے مشہور تھی، دے دی گئی اور 1694ء میں ملا سعید اپنے چھوٹے بھائیوں ملا نظام الدین اور ملا رضا نیز دیگر افراد خاندان کو اس فرنگی محل میں آباد کر کے حیدرآباد چلے گئے اور تمام افراد خاندان کی دیکھ بھال کی ذمہ داری اس کم عمر 16 سالہ نوجوان کے سر پر آپڑی جو آئندہ استاذ الہند ملا نظام الدین کے نام سے مشہور ہوا اور جس نے عربی وفارسی کی تعلیم کے لئے وہ درس ترتیب دیا، جو آج بھی بیشتر عربی وفارسی مدارس میں رائج ہے اور جس نے اس ادارے کی بنیاد ڈالی جس کی بدولت سینکڑوں سے زیادہ عربی وفارسی، نیز ارسو تصانیف وجود میں آئیں۔

تاریخ پیدائش، وفات اور تحصیلِ علم:......ملا نظام الدینؒ (پیدائش 1089، وفات 9 جمادی الاولیٰ 1161ھ مطابق 27 اپریل 1748) نے اپنے والد نیز دیگر علماء جیسے ملا امان اللہ بنارسی، ملا علی ولی جائسی وغیرہ کے سامنے زانوئے تلمذ طے کرنے بعد ملا غلام علی نقشبند لکھنوی سے فاتحہ فراغ پڑھا اور پچیس سال کی عمر میں تحصیل سے فراغت کے بعد مسند درس آراستہ کیا اور اپنے چھوٹے بھائی ملا رضا اور بڑے بھائی ملا سعید کے بیٹوں ملا احمد عبد الحئی وفات 9 ذی الحجہ 1167ھ بمطابق 27 ستمبر 1754ء اور ملا عبد العزیز متوفی 9 ذی قعدہ 1752 کے ساتھ اس علمی ادارے کو وجود میں لائے جو ان کی فرنگی محل میں سکونت کی وجہ سے فرنگی محل کے نام سے مشہور ہوا۔ اور جس میں اس وقت تک تین سو سے زیادہ حضرات گزر چکے ہیں جن میں شاید ہی کوئی کم علم رہا ہو۔

یہ علماء بنیادی طور پر صاحب درس تھے اس لئے ان کی بیشتر تالیفات کا تعلق بھی درس ہی سے ہے اور یہی سبب ہے کہ ان کی تالیفات میں شرحوں اور حاشیوں کی تعداد بہت زیادہ ہے لیکن اس سے یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ وہ محض حواشی ہیں حقیقتاً وہ بلند پایہ مستقل تصانیف کا مرتبہ رکھتے ہیں۔

درس نظامی کب اور کیسے وجود میں آیا:......ملا نظام الدینؒ کے عہد میں پہلی مرتبہ اسلامی مدارس کے لئے متفقہ درس ترتیب دینے کا خیال ہوا، چنانچہ دہلی میں شاہ ولیؒ اللہ نے اپنے درس میں منقولات پر زیادہ زور دیا، جبکہ ملا نظام الدین نے اپنے ترتیب کردہ درس نظامی میں منقولات ومعقولات دونوں پر یکساں زور دیا تھا۔ چنانچہ ملا نظام الدین

کے ترتیب کہ اس درس نے پورے ملک میں شرف قبولیت حاصل کیا اور آج تک زیادہ تر مدارس میں اسی کے مطابق تعلیم دی جاتی ہے۔

ملا نظام الدینؒ کو بڑا مقام ملا:......ملا نظام الدین کو بحیثیت استاد کے اپنی زندگی میں وہ مرتبہ حاصل ہو گیا تھا کہ اکناف واطراف ملک سے نہ صرف طالبان علم ان کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے بلکہ دوسرے اساتذہ کے طلبا بھی فاتحہ فراغ کیلئے ملا نظام الدین (جو اس وقت تک استاذ الہند کے لقب سے شہرت حاصل کر چکے تھے) کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے۔

ملا نظام الدین رح کی تصانیف:......ملا صاحب ایک زبردست استاذ ہونے کے علاوہ متعدد اہم کتابوں کے مصنف بھی ہیں۔ جن میں شرح مسلم الثبوت، شرح تحریر الاصول، منار الاصول، خاشیہ شرح عقائد جلالی، حواشی حاشیہ قدیمہ دوانیہ، حاشیہ صدرا، حاشیہ شمس بازغہ، شرح رسالہ مبارزیہ، مناقب رزاقیہ اور رسالہ در بیان وضو آنحضرت صلی اللہ علیہ شامل ہیں۔ ملا نظام الدین نے جس شمع کو روشن کیا تھا اس کی روشنی نے آئندہ نسل میں پورے پاک و ہند کو جگمگا دیا اور آج تک زیادہ تر ممالک کے مدارس اس درس نظامی سے فیضاب ہو رہے ہیں۔ شان کریمی بانی درس نظامی اور ان کے آباواجداد کی حشر تک ناز برداری کرتی رہے۔ آمین

☆......☆......☆

نبی اکرم ﷺ کی شان میں اماں عائشہؓ کے اشعار

حضرت اماں عائشہؓ فرماتی ہیں:

لنا شمس ولـلآ فاق شمس ——— وشمسی خیر من شمس السماء

فان الشمس تطلع بعد فجر ——— وشمسی طالع بعد العشاء

ہمارا بھی ایک سورج ہے اور آسمان کا بھی ایک سورج ہے، میرا سورج آسمان کے سورج سے بہتر ہے، بے شک آسمان کا سورج فجر کے بعد طلوع ہوتا ہے اور میرا سورج (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) عشاء کے بعد جلوہ افروز ہوتا ہے۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں:

فلو سمعوا فی مصر أوصاف خده ——— لما بذلوا فی سوم یوسف من نقد

لوامی زلیخا لورأین جبینة ——— لأثرن بالقطع القلوب علی الأیدی

اگر مصر والے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے رخسار کی چمک دمک کو دیکھتے اور سنتے تو یوسف علیہ السلام کو خریدنے کے لئے ایک پیسہ بھی خرچ نہ کرتے اور اگر زلیخا کو ملامت کرنے والی عورتیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی کو دیکھ لیتیں تو ہاتھ کے بجائے دل کٹوا دیتیں۔